

1929
LUCKNOW
1929

توجہ

شرائط

(۱) اودھ پنچ میں چوری کی خبریں نہیں چھپتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے، بے تمیزی کے مضامین نہیں ہوتے، [illegible] جسمانی کی پرستش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل شکایت امور پر نوٹ لکھتا ہے، وہ سب اس [illegible] کی تشخیص [illegible] ہیں اور [illegible] اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور مشورات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نہ جانا چاہیے، وہ عمر کی کمی پر توجہ دیا جانا چاہیے اس لئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ مقالات کی جنس، مواد کی اصلیت ہے اور نہایت شگفتہ چیزیں مسیح طرح واقعات، اصلیاری اصطلاحات اخلاقی و سیاسی وادبی پر نظر کیجیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) طالبان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (عہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ حوالات کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بالعموم معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچوں میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے منشاء مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہر ہفتہ کے اندر خرچ تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما خیر شما بسلامت۔ چونکہ پرچہ ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ ہے اس کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان صفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ جو شائقین سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ عام عدم نہیں تو قدری کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا نادار یا یتیمی کا واسطہ دینا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار شکایت نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزار ہا خریداروں کے روانہ کرنے پر نیا زمند منیجر خود نہیں پہونچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے لیکن دوبارہ آسانی نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا جو صاحب خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی خط کا جواب ملنا چاہیے جس کی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن تحفظات یا اطلاعات کے تحت میں نمبر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق جلد خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے مشتہر کا پتہ [illegible]

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہوں گے اور ان کی پالیسی پر ہی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہونا۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲ نمبر ۳۹

مضامین

[illegible] ۱۹۲۹

جدید اللغات

آلو - ہندو ولایت کی غریبوں کے پیٹ کا دھندا - [illegible] سیر کو مدہم [illegible] لوگوں کے [illegible] کا [illegible] سے [illegible] کی [illegible] معلوم ہوتی ہے - مفلس روزہ داروں کا [illegible] افطاری بھی ہیں۔ اور میلے ٹھیلے میں بچوں کا [illegible] بھی ہیں۔ [illegible] کا شوہر حقیقی کہلاتا ہے گو ابھی تک [illegible]

آلو - بے پڑھے مولوی کا شغل - [illegible] دسوا کا بلبل ہزار داستان - چاند کا عاشق [illegible] گشتہ - [illegible] مشرق میں شب بیداری کا عادی - چھپا اور [illegible] کا دشمن - اگر ہندوستانی [illegible] کا فرسکہ [illegible] بنتا ہے کوئی بنتا ہے [illegible] نکل جاتا ہے - نہایت [illegible] سے [illegible] ہوتا ہے - ہر گلی کوچہ میں مصداق موجود ہے - [illegible] کا [illegible] بھی اسے کہتے ہیں ؎

چند [illegible] گنبد افراسیاب

القاب - [illegible] حقیقی [illegible] اگلے زمانے میں اس کا رواج تھا مگر انگریزی تعلیم نے [illegible] انھیں کے [illegible] ٹیڑھی [illegible] کو قائم رکھنے کے لیے ہم کے سرے [illegible] کو [illegible] لازم میں باندھ دیا [illegible] مختصر - [illegible] ہے [illegible] کو [illegible] القاب کے [illegible] سے زحمت ہوتی اب دنیا کو [illegible] ہے - [illegible] نجات [illegible]

[illegible] یعنی محمد [illegible] کی [illegible] سے [illegible] جہاں [illegible] بادشاہ [illegible] کہ [illegible]

شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر شکار میں لشکر سے آگے بڑھ گیا ایک دیہاتی سے پانی مانگ کے پیا - خوش ہو کر اس کو انعام دینے کے بعد دیہاتی کو سمجھانے کو پوچھا کہ [illegible] بادشاہ کون ہے؟ -

دیہاتی - [illegible] اکبر ہے بادشاہ

اکبر - کبھی تم نے بادشاہ کو دیکھا بھی ہے؟ -

دیہاتی - ہم [illegible] سے [illegible] بہت سے [illegible] ہو گیا ہے

اکبر [illegible] دیہاتی [illegible] فوج سلام کرنے [illegible] بادشاہ [illegible] کے [illegible] گئی - یہاں کو دیکھ کر [illegible] سے [illegible] بادشاہ نے دیہاتی دوست سے پوچھا کہ [illegible] بادشاہ کون ہے؟

دیہاتی - [illegible] ہوں - جہاں ہم اور تم دونوں بیٹھے ہیں - اب کون جانے [illegible] سلام [illegible] کرتا ہے

انقلاب کے دور میں اکبر بادشاہ [illegible] ہے دیہاتی [illegible] ہیں [illegible] تعجب ہے

اولوالامر - [illegible] ایک [illegible] کی [illegible] ہے جو خوشامدیوں کے ہاتھ [illegible] ایک [illegible] ہوتی ہے - [illegible] کہ [illegible] زیادہ اور جیب خالی ہو -

آلہ کار - بے گناہ مجرم - [illegible] کی [illegible] -

[illegible] - [illegible] ازلی - [illegible] ناک کٹوانے والا - زبردست کی [illegible] فقیر - [illegible] کے لیے ایک [illegible] جو [illegible] زندگی -

الہام - خواب کی تعریف میں جو شعر کہے جائیں -

امام - اصطلاح حال [illegible] کی [illegible] جس کا [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] ایک [illegible] قانون وقت کا امام [illegible] خاص بھی اس سے علاقہ رکھتی ہے - [illegible] کا [illegible] امام [illegible]

امتحان - انسانی زندگی [illegible] کا نتیجہ ہے -

اساک - [illegible] نفسانی کا [illegible] نقصان [illegible] کا شوق - [illegible] جنت [illegible] کا [illegible]

ضعف اور قوت دونوں حالتوں میں [illegible]

استعداد - [illegible] غلامی - ایک [illegible] کام [illegible] - [illegible] کیا [illegible] کرے - [illegible] تنخواہ -

اسیر - [illegible] دست [illegible] اور [illegible] - [illegible] جس [illegible] بھرنے کا [illegible] - شعرا کا [illegible] اب - [illegible] دہان کا [illegible] عقل سلیم [illegible] دست [illegible] کے [illegible]

[illegible] حقیقی [illegible]

هنيئاً قسمة الجبار فينا

لنا [illegible] وللجهال مال

[illegible] - [illegible] - [illegible] رحم - [illegible] [illegible] نکما [illegible] (ہائی)

املاک - [illegible] اطمینان - [illegible] کی [illegible] عداوت کی وجہ قوی -

امل - [illegible] زیست [illegible] -

آن - [illegible] کا [illegible] - [illegible] زندگی کے [illegible] کے [illegible] کمانے [illegible] پیدائشی مرض - [illegible] کی [illegible] کی [illegible] بازاری [illegible] تنخواہ - [illegible] کا [illegible] - [illegible]

انا [illegible] اور تنخواہ یاب۔

آشت - [illegible] کی [illegible]

انجام - غفلت کا دوسرا نام۔

آہستگی - دل عاشق [illegible]

انتہا وحشت - [illegible]

اندیشے کی [illegible] - [illegible]

اندھی سے کا آم۔ دولت مرد بے لعال۔
اندلس۔ دولت [illegible] سلطان ہو۔
انشاء۔ دور [illegible]۔
انسانیت۔ [illegible]
انشاپردازی۔ [illegible]
انصاف۔ [illegible] حالت قابل [illegible]
[illegible] مردم آزاری۔ [illegible] گناہ عظیم [illegible]
اصل۔ ابلیس کا [illegible]
[illegible] کتاب میں [illegible]
[illegible] کے کیا [illegible]
انقلاب۔ [illegible]
انگارہ۔ [illegible] رخسار معشوق [illegible]
دل عاشق۔
انگریز۔ [illegible] اللہ میاں سے [illegible]
انگریزی۔ (زبان) ہندوستان میں [illegible]
[illegible] کرنا۔ دولت [illegible]
[illegible]
انگلش۔ [illegible]
[illegible]
انگشتری۔ [illegible] انگشت۔ نشان [illegible] اور گرفتاری یعنی انگلی پکڑتے ہی [illegible] پکڑنے کی مثل کا [illegible]۔
انگشت۔ فارسی ہے۔ [illegible] انگلی۔ [illegible] کے وقت [illegible] جاتی ہے۔ بتانے کے [illegible] دکھائی جاتی ہے۔ [illegible] کے [illegible] جاتی ہے۔ [illegible] کے بیان [illegible] جاتی ہے۔ [illegible] کے وقت [illegible] ہیں۔ [illegible] کی حالت میں [illegible] کے نیچے دبائے ہیں۔ شیطان [illegible] کا [illegible] ہے۔ [illegible] گرم باد [illegible] رسی [illegible] ما ئیاں بھی [illegible] کام [illegible] ہیں۔ [illegible] سے بالا [illegible] وصل [illegible]

غضب کی چیز [illegible]
[illegible]
[illegible]
انگور۔ [illegible] کے [illegible] کہیں [illegible] آئیں۔
انتظار۔ [illegible]
[illegible]
اور۔ [illegible]
اورنگ زیب۔ [illegible] اہل علم۔ انگریزی [illegible] برے [illegible]
اوقات۔ وقت کی جمع۔ [illegible] ہے [illegible] کرلے کا [illegible] دیہاتی مثل ہے [illegible] اللہ میاں کے ذاتی [illegible] ہیں۔ مگر انھیں اس [illegible] اصل [illegible] کہا جاتے ہیں۔
اور [illegible] ہر ایک [illegible] فائدے کی چیز ہے۔ ایک [illegible] جیتا [illegible]
اولاد۔ [illegible] ہو جاتا ہے۔ اور اگر [illegible] تہذیب [illegible] دینا [illegible] ہے۔
آہ۔ [illegible] گرم [illegible] کی [illegible] کا [illegible] جوال [illegible]
کبھی [illegible] کے [illegible] کیا [illegible] سحر [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بیان [illegible]
[illegible] سلطان [illegible]
اول [illegible]
آل [illegible]
اوں [illegible]
[illegible] مریم [illegible]
[illegible]
آئیں بائیں شائیں۔ [illegible]
[illegible]
اے۔ کلمہ تخاطب۔
اے جی۔ میاں۔
اے بی۔ [illegible] یعنی بچوں کی والدہ [illegible] جان [illegible] یعنی [illegible] کی [illegible] خاص۔ [illegible] استعمال [illegible] صفائی کرتا ہے۔ [illegible] ڈیم [illegible]۔ کالا آدمی۔
ایشیا۔ [illegible] حال میں [illegible] ہے کہ [illegible] کرتا رہا [illegible] اپنے [illegible] بہشت کی سیر [illegible] واسطے [illegible] رجعت [illegible] ہو۔ [illegible]

ملاحت ہٹیلا نوابی سر سے لائیں بچھا کھائیں گے۔
خدمت میں کئی جو آسمان سے آئیں پر خرائیں
اور شرح آج پوری پچھلی یاد ہو گئی کیا عرض کروں
آپ چونکہ ہیں جو کوئی اس بگڑ جائے تو ڈر نہ
اس کا مارا ہم کھینچ کے رکھ دیا۔ ہائیں تعجب خدا
کا آپ کی صاحبزادی سے کل ہی کہہ دیا تھا کہ
آدمی آج میرے ساتھ کھانا کھائیں گے مگر انہوں
نے کچھ خیال نہ کیا۔ مجھے نہیں تھا کوئی زیور رکھ
رکھا لیا ہوتا۔ اپنا زیور نہ تھا تو اسی جا کر اپنا
کا رہن ہی کر دیتیں۔ میں ذلیل تو نہ ہوتا
جہاں تک طرح دوسرے کو بھی چلی جاتی ہیں۔ دوسرا
ہو جاتا تو کسی بچے کا اتار کر دیتی ہے تو قسام اشیاء
بہت ہیں اور کان میں گیا اول کر۔ حاکم محکوم۔
امیر فقیر نعمت، دعا۔ وکیل موکل۔ پولیس ملزم۔
بچہ بڑا حاکم ان۔ عورت مرد۔ ہر ایک کا اپنا اپنا لوازمہ
ایجاب۔ کوئی معاہدہ جو بغیر ایجاب و قبول ہو
جائز نہیں لیکن مثال کی فہرست میں ایجاب ہی
آتی ہے یکطرفہ کارروائی اسکا ترتیب سے
قبول کی بحث میں تفصیل کی جائے گی۔
ایمان بیع ضروری بار گردن۔ فروخت کے قابل
مال۔ جتنا بچھا ہوا تھے ہی دام زیادہ لگیں گے بیچ
سکے مجبوری دل میں رکھنے کی ضرورت نہیں کام
دے جائیگا۔

باب الف ختم شد (باقی آئندہ)

راقم

ع۔ بلوری

تفصیل اجمال و تشریح مقال

(نمبر ۲۔ سلسلہ ۱۰ دسمبر ۱۹۲۹ء)

[illegible] ہے جو جواب
[illegible] لفظ نظم کیا گیا ہے۔ [illegible]
[illegible] کے بچھا دیا گیا ہے۔
[illegible] جو ہوتا ہو کے کہا گیا
کی علامت [illegible] گردن پر [illegible]
[illegible] ہو سکتے ہیں۔ اقتباس کی رو سے

صورتیں نمناس ہو طلوع شمس کی جیسے آواز کا ادب
ہی آگا لگتے ہیں ادب کے معنی بھی یہی ہیں کہ آواز
خود ہی آگئی ہے مثلاً بیٹے کی ضمیر کے لفظ آواز
اور شاعری ہیں سے گزرے آواز ادب کا آگئی ہی ہوتا
ہے۔ اس محاورے کا مطلب بھی یہی ہے۔
الغرض یہ ایک ایسا لفظ ہے جس کا وجہ تسمیہ
دانے سے اردو میں پایا جاتا ہے۔ آج چمکنا رنگ کے
ساتھ ادب دینا ترجمہ صحیح تحریر کی روکی دیدی
جاسکتی ہے کہ کوئی اس شعر رفقا سے علاقہ ہے
یا اسکی جگہ۔ دوبرا۔ لکھا ہوا ہے جو وہ بیدستی
اردو الفاظ کے محققین کی فہرست میں اپنا نام
درج کرانا ہے۔
میں اوپر کہہ چکا ہوں کہ شعر کا وصف رنگین
کے ساتھ کیا گیا ہے۔ لیکن ادب دینا شعر کا کسی

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

[illegible] دسمبر ۱۹۲۹ء

عدالت دیوانی منصفی بجرام مقام بجرام ضلع بہرائچ
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
بنام

[illegible] سنگھ وغیرہ

[illegible]

بنام [illegible] تحصیل بجرام ضلع بہرائچ

[illegible] تحصیل بجرام ضلع بہرائچ

[illegible]

[illegible] ۱۹۲۹ء [illegible]
[illegible] حاضر ہو [illegible]
[illegible]
[illegible] تفصیل ہو گی۔
[illegible] ۱۹۲۹ء [illegible]
جاری کیا گیا۔
تنبیہ۔ [illegible] ۱۹۲۹ء [illegible]

دستخط حاکم

[illegible] منصفی بجرام ضلع بہرائچ [illegible]

تاہ رنگ میں پایا کے رنگ کا اصل صحیح اور قاعدے
کے اندر ہے۔ قرآن میں ہے واخفض لھما جناح
الذل من الرحمۃ کے لیے انکسار و فروتنی کا بازو جھکا
یہاں مقصود صرف ذل ہے یعنی فروتنی اختیار کرو
لیکن بازو کی وجہ سے حسن بیٹے جھکانے کا حکم دیا گیا
ایسی صد ہا مثالیں کلام پاک سے مل سکتی ہیں۔
کسی کا یہ عذر کہ ہم نے شعر کی تحسین میں یہ سمجھے
نہیں تھے۔ اصل منشا مطلب با قول یا صحت کلام
نہیں۔ استعارہ و کنایہ و مجاز و تشبیہ جان سکتی ہے
انصاف کی عینک لگا کے دیکھیے آپ کو اردو کی
سخا بیر کی جیسے بے مجھے بوجھے اپنے علم کا
نہیں نادانی کا ثبوت دیا ہے آخر چھپتا نہ چھپتا
یہ بھیتا و اطلاق و تشبیہ کی اور دوسری شکل اختیار کر چکا
ہے۔ کچھ دنوں میں نرم کی کسر بھی نہ رہے گی اور
اردو پہ رہے کی نوبت آ جائے گی۔ ابھی کے دو زبان
گروہوں میں گرم مزاج رکھنے والوں کی علت بیگا
ان لوگوں نے بہت برا کیا ہے جا بجا بھی کا دامن
اتنا پھیلا دیا۔ اس ترجیح سے یہ حضرات چند عملی
فوائد حاصل کر سکتے ہیں مثلاً جن لوگوں کا طرز
مباحثہ عجیب قرار دے کے مشہور و یاکتا دان
بن جاؤ۔ اسے بے ضعف ہو گیا ان گیارہ مخلوق نے
قرار دو کو تباہ کر دیا اب وہ اس قابل نہیں رہی کہ
طرفہ کی زبان پر جاری ہو انہوں نے یہ وہ بھی
سمجھ لیا کر سخا بیر کا نقصان عظیم نمایاں ہو تو یہ
ہو کوئی انجمن (مراج الادب) یا رسالہ (بصیر) ان
سخا بیر کے تمہ لگے گا اسکی بنا ہی ضرور ہوگی
تمام ہندوستان ان مشاہیر کا مستند ہے زکہ بھی
انکی اور اسید ہے آپ کی جاری۔ انجمن سے بھی نہ رہا
وہو المقصود۔
گھوڑا کا فروخت کیا۔ بھاری بیو دگیاں جو تو
دکانوں کے ذریعے سے بازار گرم کر رہی ہیں میدان
خالی پا کے ہندی ایجنٹی بھی بھیری کی دوڑ میں
ہیں کا لے راج۔ کوئی سہارا ہی نہیں تو گھر لگنے
کا بہ کون کہے گا۔ بس ہم ہی ہم ہوں گے
ہم ہی کہیں گے۔

ہے آرزو اُن کی طرحدار ہے یہ طرح عاشقہ میں
کر دو فنا کی ... ان اسے برق پاش حضرت
عالم رنگ و بو میں بلبل شور بن جا - عالم - ۲۰
عالم خزن غم کا تلاطم ——— آورد تشنج
ورود شعلہ زار - جان و دلِ تیز کی جانِ خستگی —
یہ سکوت لب فرود - غم یا فرقت جلوہ ورود ہے
اردو دنیا اس بیداد کی داد دے گی - علامہ
بے جا خالق ارض و سمائے ادبیات کا لقب
ملے گا - یہ اشتی خطرت " و ذ شاعری کی دو صنم
ہو گی - اگلے شعراء میں سے بعض
کے خلاف تعصب کی آگ ہم
روشن ہی کر چکے ہیں - موجودین
میں سے بعض پر بیہودگی اور
بازاری پن پر مبنی قیود اور اعتراضات
کا سلسلہ جاری ہے - ہم اعتقاد ہے
اُن کو خاک میں ملا دے گا جو آج
انجمن بنا کے رسالے نکال کر ...
چاہتے ہیں - دنیا اگر آنکھوں والی
ہے تو دیکھے کہ ہم منصور شاعروں
کے کارنامے میں مقابلہ کرنے کے لیے
دریدہ دہنی ڈھیلے گئے ہیں انھیں
اس مذموم احمقانہ سے کیا نفع
ملے گا - لکھنؤ اور اس کی شاعری پر
اس وقت نگاہ نہ فرمائیے وہ ختم ہو گئی
اور آپ ہی کی عنایت سے ختم
ہو گئی - کیسی ؟ اپنی بے علمی
اور کوتاہ نظری کا اقرار فرمائے ! ہم کان آشنا
نہیں - مثل ہے - تو ہے - سمجھ میں نہیں آیا - میں
یوں کہتا ہوں - میں یوں لکھتا ہوں - میں ...
لکھا تھا تو کسی زبان سے یہ لفظ میں نے نہیں
سنا - اہل زبان کے تیور نہیں بدلتا - ہائیں ذرہ
بلکہ یہ تو کافی ہے خرافات اور " مخلفات " کی زبان پر
آ ہی نہیں سکتی - (والی غیر انشاء اللہ)
جناب تحقیق دیا گیا سند کے ساتھ دیا گیا - سند
میں کاملیں کے اقوال پیش کیے گئے - اب بتائیے

کہ آپ کے سند کو صد رہا بات سے کیسی کس کی
ہوئی ؟ آپ کی بات مسلم الثبوت اساتذہ کی سی
عرض کرتا ہوں کہ روز لگے گزرتے ہوئے آج بھی
کہ فضائی کرین کا سلسلہ برابر جاری ہے یا نہیں
غیر صحیح النسب رسائل و تصانیف پر نظر ڈالیے
جو اس وقت قدر ملکی تراز و میں تل رہے ہیں - اور
آپ نے جنکی قدرت کبھی نہیں کی وہ اگر کل قوم نے
گرم گرم سنا ہیں " سمجھا چاہتا دو نہیں ہو گیا ہے "
آپ کیوں دو جو تے کھا لیے - آپ تو استاد ہیں

غلطی محسوس ہوتی ہے - رسائل و جرائد و تصانیف
میں کبھی صحت زبان کا لحاظ نہ کیا جانا معلوم
نہیں سکا اقرار ہے - مگر بہت سے مقابلہ کرنے
پر آمادہ ہیں - جب وہ محاورہ زبان روزمرہ حضرت
کی محتاج ہے - آپ کی زبان حضرت اور
رواج سے محروم ہونے والی ہے - پھر آپ کو پوچھیگا
کون ؟
ایک واقعہ اس وقت یاد آ گیا - جناب منشی
محمد سجاد حسین مرحوم سابق مالک اودھ پنچ نے
اپنی ایک تصنیف کا نام احمق الذی رکھا
تھا جب یہ کتاب مکمل ہو گئی
تو اس کا ایک نسخہ منشی صاحب
مرحوم نے مجھے بھی دیا - میں نے
دبی زبان سے کہا کہ نام غلط اور
خلاف محاورہ ہے - منشی صاحب
متفکر ہوئے - دیر کے بعد انھوں
نے فرمایا تمہارا قول صحیح ہے مگر
" احمق الذی " کی جگہ " احمق الذین "
لکھنے میں صحیح ہی کیا ہے - آج لوگوں
کی زبان پر " احمق الذی " ہے کل
یہی " احمق الذین " ہو جائے گا -
اس لیے بھی دنیا میں احمق زیادہ
ہیں اسیلیے صیغہ جمع زیادہ مناسب
ہے - میں نے جواب دیا کہ صحیح ہے -
آپ نے وہ کلیجہ نہیں سنی جو
اس لفظ سے متعلق ہے -



« سمندر پار کا نیا جانور »

دو دل خوش بید و در دیش " قدرا کا آل منت
ترجمہ جا ہے رہے آپ تو کوئی مشہور محاورہ
سے انکار کیجیے و غیرہ و غیرہ اعتنا یا بسبب عدم علم وہ
طور پر اپنی ذات کو مشہور کرنا ہو گا آج نہیں تو
کل شکست کھائے گا - پرانے محاورات یا بول
چال یا درستی زبان کی ماہ تا اُن لوگوں کے پیچے
ہیں کہاں ... گئی جو دہلی اور لکھنؤ کو ہم اور نے
... ہم اساتذہ پر طالب کی ورزش
کرتے رہتے ہیں اپنی تقریر و تحریر میں جنہیں کبھی

زہیر بن جناب ... البلبی کا چھوٹا بھائی
تھی بن جناب پیر تو ت اور ... تھا - زہیر اسے
ہمیشہ سمجھایا کرتا تھا کہ بے تکی باتیں نہ کیا کرو -
" الاحمق الذی یصمت خیر من الذی
یتکلم بلا طائل " (جو احمق چپ رہتا ہے وہ
بہ نسبت فضول گو کے بہتر ہے)
ایک رات عدی جاگ رہا تھا اس کے سامنے
چوروں نے سیند لگائی مگر وہ چپ سادھے
پڑا رہا بولا نہیں - صبح کو زہیر سے کہا کہ بھائی تھا



«من در چه خیالیم و فلک در چه خیال»


ز غارت چمنت بر بہار منت است
کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند

بات جو دیکھنے تھے انھوں نے یوں سند لگائی کہ یہ
آپ کی غلطی نہیں ہے میاں، اپنی سے ہے، تو میں
نے پوچھا کہ آپ نے مجھے کیوں دکھایا، فرمایا: "[illegible]
الذی [illegible]"۔

"واحسن الذی" مصنف ہے اسی جگہ کا نام ہو گیا
گئے تھے اور سال گزرنے کی وجہ غلط ہو جائے گی
منشی صاحب مرحوم کی صدق بیانی قابل تقلید
ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ میں اب تو کوئی چارہ نہیں
مجھے یہ قصہ معلوم نہ تھا۔ [illegible] کہنے پر تعجب تو ہوا
مگر اب معنی کی تسلی کر خدا نے ترقی دی ہے تو ہمارے
وقت میں تو ایک ہی تھا ہمارے عہد میں ہزاروں
ہیں۔ یہ تو کہا مگر ہمیشہ اس غلطی سے کتراتے رہے
مرزا محمد عباس حسین مرحوم ہوش مصنف رسالہ
نے ایک [illegible] اسی طرح پڑھا
تو ان سے کہنے لگے کہ آپ جب تک "احسن الذی"
کی صحت پر دلیل نہ دیں، اس وقت تک یہی کہوں گا
کہ "احسن الذین" صحیح ہے۔ وہ تو کھڑے گئے اور
منشی صاحب نے ہنسنا شروع کیا۔

الحاصل ہر جگہ کی آبادی کا تعلق اپنے طرز کا
نرالا سا نکلا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ اردو مختلف [illegible]
الفاظ کا مجموعہ ہے فارسی عربی یا ترکی الفاظ یہاں
کے باشندوں کے گلے میں پڑ کے اردو کی طرح
انھوں نے شکل بدلی کہ ان کی اصل کا پتا لگانا دشوار
ہے مگر محال نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے اپنی جناب
طباطبائی نے تحقیق الفاظ میں تھوڑی سی زحمت
مرزا صاحب کے استفسار پر قربان بھی کر دی۔ وہ ایک
دلیل اوپر بیان ہوئی دوسری یہ ہے کہ عالیجناب
نے اس رتبہ و نشان کا جو تاریخ ادب اردو میں آپ کی
نسبت درج ہوئی ہے صلہ عنایت فرمایا۔

کسی بادشاہ کی صحبت میں ایک اجنبی شخص آیا تھا
[illegible] وقت ارکان دربار ایک خاص مسئلہ
پر گفتگو کر رہے تھے۔ جب اس اجنبی کی باری آئی
تو اس نے فصاحت و بلاغت [illegible]
[illegible] بادشاہ نے اسے قریب مسند جگہ دی۔
بزم [illegible] برخاست ہوئی۔ مگر اجنبی کو جانے کی جلدی
دلی۔ وہ [illegible] اور اصل ہوا سر چڑھایا گیا
ختم کر کے بعد شراب آئی۔ ایک جام اجنبی کے سامنے
بھی پیش کیا گیا۔ اجنبی کھڑا ہو گیا۔ اور کہا مجھے
امید نہیں ہے کہ ظل [illegible] کو ان چند عقل کی باتوں پر
جو اس خاکسار کے دماغ میں [illegible] ہوا ہو گا
[illegible] کدورت تھا کیونکہ اس حقیر کو
[illegible] چند کلمات نے سمجھایا ہے۔ یہ چیز [illegible] عقل
ہے۔ کیا عجب ہے کہ غرور کا نشہ پہلے پاؤں سے نکلا
اور عقل کا دم سر سے جائے تو ہو ہی کچھ گردی
کس پہ بیتی ہو اور یہ۔

تاریخ ادب اردو میں جناب کے فضل و علم کا اعتراف
اور خطیب مبارک کو شائع ہونا ان خدمات کی وجہ
تھا جو اردو زبان سے متعلق جناب نے انجام دیں
اب وہ جواب [illegible] کی ہے بدرنگ
[illegible] آیا تھا نہیں معلوم کیا۔
آشفتہ کی طرف سے غصہ اتر جانے کے بعد کہ آپ کے
مداح صاحب نے آپ کے چند اپنی افادات پر طعن فرمایا
تو [illegible] کو دل ہی دل میں غلط قرار دے [illegible]
تو خیر [illegible] اردو نویسوں نے کوئی نیا تذکرہ مرتب
کیا تو وہ محاسن کے ساتھ یہ بھی کہیں گے کہ جناب
طباطبائی لوگوں کی خاطر سے غلط کو صحیح اور صحیح کو
غلط قرار دینے میں بے باک تھے۔

محاورات میں کسر و انکسار ہوتا رہتا ہے اور جو
کسر و انکسار اگلی قدیم ہیں تو بھی باقی رہتی ہے تحریف
و عدم قبول کا حق اہل زبان کو ہے۔ اہل زبان جتنا
کہ وقت فخر کر لیتے ہیں کہ تصرف بے اصل ہو۔

مثلاً حکیم آشفتہ صاحب نے اندر آئی کو بمعنی قوت
استعمال کیا۔ اس میں کلام نہیں کہ قوت اور [illegible]
ہم معنی الفاظ ہیں۔ شعر میں شاعر کی ذہنی قوت صرف
ہوتی ہے سامعین اسی قوت کا اندازہ لگا کر داد سخن
دیتے ہیں۔ اچھے شعر یا کلام کے لیے اور بھی بہت سے
ہیں [illegible] لطافت، رعایت، [illegible]
وغیرہ وغیرہ۔

استفسار میں آشفتہ صاحب کا قول [illegible] صحیح
ہے [illegible] میں آپ نے پیش کیا ہے
کے ذکر کیا اور بھی ہو گا۔ [illegible] تمام ہی سہی مگر عرض
کی توضیح میرزا صاحب [illegible] کی طرف سے جواب
دینے والوں نے۔ یہ کوئی محاورہ نہیں ہے۔ وہ [illegible]
[illegible] ہو سکتا ہے کہ [illegible]
[illegible] غلط اور [illegible] مطلب [illegible]
[illegible] جاری ہیں۔ جو لوگ لکھنؤ میں یہ
[illegible] اور بڑے بڑے کچھ آدمیوں کی زبان سے
سن لیتے ہیں۔ مستفسر نے ازراہ عدم دیانت اس
لیے کہ صورت [illegible] آپ نے مطلع کیا
اصل مضمون غالباً آپ نے نہیں دیکھا۔ [illegible] تو تعریف
[illegible] کی ذم ہے کہ [illegible] ہوا اور کہتے کہ آپ نے لکھ دیا
یہ فقرہ اہل زبان کے [illegible] نہیں سکتا۔ ہم اگر آپ کی
جگہ ہوتے تو علمی مسائل میں [illegible] سے باز
رہتے اور کہتے کہ [illegible] غلط ہے [illegible] چاہیے جیسے
[illegible] کے متعلق ہوا ہے۔ [illegible]
کر دینے کے بارے میں لکھا ہے کہ [illegible]
چاہیے۔

ہاں خوب یاد آیا [illegible]
ہے اور بہت [illegible] ہے۔ شیخ محمد جان شاد [illegible]
[illegible] شاگرد [illegible]
کسی دوسرے شاعر کے کلام میں موجود نہیں [illegible]
[illegible]

[illegible] تا کہ نشاط دل
گویا [illegible] جو بار [illegible]

یہ شعر ان کے دیوان میں موجود ہے۔ پس ایڈیٹر صاحب
اودھ پنچ نے جو اپنے جواب میں [illegible]
ہے وہ کیا غلط تھا۔ بات کے معنی تو یہ ہیں کہ [illegible]
[illegible] کی توضیح کیجیے اور اس مقام پر اس محاورہ
کے برمحل ہونے کا ثبوت پیش کیجیے۔ مجھ کو معلوم ہے
کہ جناب اس محاورے کا محل استعمال [illegible]
آئندہ [illegible] میں ہم ایک اجمالی مضمون [illegible]
کے [illegible] پر لکھیں گے ایڈیٹر صاحب کی نظروں کو
عینک کی محتاج ہے لیکن علمی نظر [illegible] ہو چکی ہے۔

(باقی آئندہ)

رقم

ادارہ [illegible]

جلسوں کیسے شرمندہ ہیں کہ ایک زمانہ گذشتہ نیم سلطنت کا ہے
استقواش میں نے کہیں پچھوا سے اسال کہ منظرین
جرم سے وہ اپنے ہیں خیالات نہیں کیا۔ اگر اس میں جا کامل
وہ ہوگا ہے

کہ بہ ہو گر بینہ بہ اقبال اٹھے تو ال
ہنوز خاک آئینہ مہر تا بیست

تو وہ جناب کا شمس طرح ہے۔ میرا نام نہیں راسلام علیکم

مولانا پنچ کی نوٹ بک

خوش بختی ملت

ہمارے شہر کی شیعہ کانفرنس گزشتہ سال بہت نفع میں رہی یعنی ہماری پیشگوئی کہ بوجب بیگمیں بچہ زار بیگمیں بھی ہو سکا ہوا۔ صدر نشین یعنی ایا ہو صاحب ابھی نفع میں رہے میزبان یا قبیل شہر تو نسیں پر خیر پرست ہے کے بیان مزید مزے کی رہنما والے شکار کھیلنے کے لیے بیش قیمت بندوق بطور ہدیہ وہاں اتنی بڑی کانفرنس کے صدارت منتہ کہ سب گھے ست غذا ا ہیں لطیف مفت۔ بندوق شکار کا مفت صدر نشینی بزم قوی مفت تنقیح مفت جبکہ تالیاں بہ زبانی مفت، صلواۃ مفت۔ پرستش صدر بت عکس (فوٹو) وہ روز کا فرنس مفت۔ حضور حضور کی صدائیں بلا جارہی۔ حقدار وں اور سیہ واروں کی جو پوچھاں سب چیزوں نے جو دل میں خون چڑھایا وہ بھی مفت۔ سال بھر تک کانفرنس کے سکریٹری صاحب عرائض نویسی کرتے رہے وہ بھی مفت۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے سال بھر کے صدارت بھی ہو ایات دو ہوئے جو سوسکے بیگمیں کی نوکاری بی کانفرنس کے پیٹ میں پڑ جالی۔ دیکھئے اس کانفرنس کے جگی صدارت ایسے والیان ملک فرمائیں۔ اب جگل بنت میں کیا کلمک رہا۔

سال پیوستہ جناب ناظم الجامعہ کی صدارت ان نہر اعظم صاحب کی صدارت سے غنیمت تھی کہ ہاں آگر وطے کی التفات تھی۔

اب یہ تیسرا سال ہے سنتے ہیں کہ کوئی ایسی کے

سالار صاحب صدر نشینی بزم قوی ہونگے مگر معلوم ہوتا ہے کہ کہیں یہ سال بھی دس روپیہ بہا نہ ہو جائے خدا کرے ہمارا اندیشہ غلط ہو

ثابت نمیشود بہ آزخون شہیدہ عشق
خنجر بدست داری و حاشا در آستیں

کرم جب جناب ظریف الملک علی نے آخر اس کلی حقیت سے استغفار دیا کہ تاکہ ساو حیرت ہو پنچ
دسیا بہ رہا ہو ہے۔ انتا افسوس کہ اس نویسی مرا مضمون نا تمام رہا۔ اور شاید بھی دوسری رو کی مضمون متدارک میں ظریف اکبر آبادی کا مجہ مشق

زحمیہ چند اخلاق ایس پر کھلا مادر
یاں کا کرسیوں میں مجھ کو الا آیا

جناب ہم بھی اس فرما رہے ہیں۔ میں یہ عرض کر چکا ہوں کہ زبان اکتسابی شے ہے۔ جب زبان ریختہ گنجینہ اہل دہلی تھی اس وقت کوئی مرکز نہ تھا جس نے محنت کی اور جیسے خوش مذاقی کا جوہر سخن آفرین جل یا شاد کی طرف سے عنایت ہوا خواہ وہ دکن کا ہو کہ دلی کا آگرے کا رہنے والا ہو یا لکھنؤ کا وہی ملک الشعرا بنا اور وہی ہمارے واسطے سند ہے۔ آج بھی یہی حال ہے۔ جو لوگ محنت کرتے اور غلطی سے ان کو بچاتے ہیں تو زبان کی قدر کرتی ہے آغا ظریف ہاں جناب اور جناب ساکت شوق کے رہنے والے ہیں نہ لکھنؤ کے مگر حضرت ظریف الملک سے جو لکھنؤ کی سرحد پر رہتے ہیں دو کنا کو لکھنوی انتخاب سے فصاحت میں بازی لے گئے۔ یہ لوگ محنت کرتے ہیں خدا کسی کی محنت ضائع نہیں کرتا اور وہ درست ہے تو کوئی مثال حال شہرت باہر نکلنے کر کاٹوں پر نئے آتی ہے مسعودی سر جاں بھی؟ اسیر بھی تحریر اکثر غلطیوں سے پاک ہوتی ہے۔ یہ وہ کی خامیاں ہیں جنکی مجادلے سے یہ مرحوم کے کس خطرات میں ملا شمع لیا سکا ہے۔

ان مضمون آئیندہ نمبر کا جواب بہ تو دوش سے

جناب ۲۷ آیہ نمبر یہ لکھنے پر امدے باد تہذیب کی آوارگی کا واسطہ جیسی دشت کا عالم ہو دقت ملنے پر بھی ہم سے وہ اخلاق ہیئت سے کا پہ کرم جناب ظریف الملک نے اختیار فرمایا ہو وہ دلیل کا جواب دلیل سے ہوتا ہے۔

خلیفہ منصور کے سامنے ایک لیڈی کی سیلی خادم کا سوال کر دیا تھا وہ گیا۔ خلیفہ غصے میں تھے اس کی کالی رہنے کے اور وہ استغفار کیے گئے۔ اے تو ایسے بھی سپاہی ہوتے ہیں؟ اپنی شمشیر کا مجھ کو دکھا اس کا اکل ہرے اور تیرہ سو برسان قتل لعنت تیرا کا سر کٹا کیا ہو شام اور کلمات دا نیا کا۔ تجھے یہ بھی خیال نہیں کہ میں آزاد ہر گز دنیا پر تنہا ہوں۔ ذرا بھی سا اتہ وہ ہو گا اگر بیٹھ کے تیرہ دشنام کا جواب دشنام سے دوں تو کیا نقصان ہوگا؟

نصیحت مقبول ہوئی خلیفہ نے رہا کرکے آزادی کا حکم دیا۔ مجھے بہ کرم حضرت ظریف الملک ایسی بہت قبول فرمائیں اور منصور ہی ان کلمات پر غور فرمائیں۔ بہر حال بہ بیچ ہو وہ باشد۔

المختصرات

پولیٹکل جلسے پر پھر اس بد گمانی کی کوئی وجہ نہیں۔ اسی افسوس کی ہے ایک اجلاس مجلس کی گھڑی غائب کیسی وہ سالا قسط کہاں کی ہے۔ گو اس سرے کی آل کے لب جھکڑے ہے کرکے اب مستقبل لینی ہے چلے۔ انکا کانگرس والوں کا یہی خیال ہے خدا کرے جھوٹ ہو۔

دور جدید - تمام کا ایک نامور ہفتہ وار اخبار ہی کا دفتر قبول تو تجسین خالی کچھ روا ہوگیا ہے۔ پنجاب اس موضوع میں بہت فیاض ہے مگر اب یہ فیاضی صوبہ جات تک پہنچ گئی ہے۔

شہر لکھنؤ سے ہمارے کرم دوست سید اصغر علی شاہ فاروقی شاہ پوری نے ایک ہفتہ وار پرچہ جاری کیا ہے۔ مشتاق اسکا نام ہے چند نمبر دیکھنے کے بعد شکریہ ہماری تاثرات جواب ہوا حاضر کیا جائے گا۔

دیکھیے بیماری کب جان چھوڑتی ہے سب
اک وبا کی روگ بھی یارہ کر
معدہ مر گم جواب ادیا

ضعیفی دور کرنے کی تدبیر

[illegible] ضعیفی دور کرنے [illegible] کتاب [illegible] اس کی قیمت صرف [illegible] تاکہ ہر شخص [illegible] اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتہ

سکھ سنچار کمپنی متھرا

جس طرح طلوع آفتاب

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

اسی طرح [illegible] ضعف باہ [illegible] جریان [illegible]

ایجنٹ [illegible] لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) [illegible]

(۳) [illegible] قبول نہ کیا جائیگا۔

(۴) حساب [illegible] ایجنٹ صاحب کو دیا جائیگا۔

(۵) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

اگر آپ [illegible] طبیبوں کے [illegible] صحت [illegible] حاصل کرنا [illegible] اگر آپ [illegible] حاصل کرنا چاہتے ہیں [illegible]

تمام اطبا [illegible] کتاب [illegible]

منیجر دواخانہ [illegible] لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۶-۲۷ء

(۱) اردو [illegible] کی قیمت فی جلد [illegible]

(۲) [illegible] قیمت [illegible]

(۳) [illegible] طلب فرمایئے قیمت [illegible] علاوہ محصول۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید [illegible] حسین صاحب [illegible] لکھنوی [illegible] شاعری کی [illegible] قیمت [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

یعنی [illegible]

[illegible]

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے [illegible]

[illegible] کو [illegible] بنایا ہے

[illegible]

استاد محمد علی خان

[illegible]

اصلی قیمت علاوہ محصول [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ادو مرج لکھنؤ جلد

۲۸۳